Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۷/۳۲ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۷ہش ۲۷ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۴۷ |
|---|---|---|

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

فلو کے زور میں خدا کے فضل سے کچھ کمی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ایمان ایک ایسا پودا ہے جو اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے

## یہ پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے

(استقامت " کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا اسے پُورے طور پر نبھاوے۔ یاد رکھو! عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نباہنا مشکل ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان ہے مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کا ملحوظ رکھنا اور آبپاشی کے اوقات پر اس کی خبرگیری کرنا مشکل ہے۔

ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے۔ نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے اگر اس کی ہر وقت اور ہر موسم کے لحاظ سے پوری خبرگیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے۔ دیکھو! باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جائیں گے یا ان کو چور لے جائیں گے۔ ایمان کا پودا اپنے نشوونما کیلئے اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے۔ قرآن کریم نے جہاں جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمالِ صالحہ کی شرط لگا دی ہے۔ کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عنداللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا باسی ہو یا سڑ جائے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا اسی طرح ریا، عُجب، تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمالِ نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں پھر اس میں کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی ان سے کبر کرتا ہے جس کا نام عُجب ہے۔ خلق الانسان ضعیفاً یعنی انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے اس میں بذاتِ خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود عطا نہ فرمائے ... جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بے کار ہو۔ ایک بات کو تم کتنے ہی صدقِ دل سے قبول کرو مگر جب تک فضلِ الٰہی شاملِ حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۱۶)

۲۲ فروری ۱۹۷۸ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے محترمہ امینہ فاضل صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد فاضل صاحب آف کوئٹہ کے نکاح کا بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر برادرم مرزا محمد اقبال صاحب ساکن کوئٹہ کے ہمراہ اعلان فرمایا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(دوست محمد شاہد)

## محترم پروفیسر عبدالقادر صاحب بھاگلپوری انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حیدر آباد (سندھ) سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم پروفیسر سید عبدالقادر صاحب بھاگلپوری ۲۵ فروری کی دوپہر کو وہاں پر رحلت فرما کر محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کے بڑے بھائی تھے اور اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ ان کا جنازہ حیدر آباد سے ربوہ لایا جا رہا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

## آئندہ جمعرات مورخہ ۲ امان/مارچ کو ملاقات نہیں ہوگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالتِ طبع کے باعث آئندہ جمعرات مورخہ ۲ امان/مارچ کو عام ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ تبلیغ ۱۳۴۹ھش
۲۷ فروری ۱۹۷۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی معاشرہ کے قیام کی سب سے اہم اور بنیادی شرط

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد یہ بیان کیا ہے کہ وہ جملہ احکام الٰہی پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بنے جیسا کہ فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (الذاریات آیت ۵۷) حقیقی معنوں میں ایک انسان اللہ تعالیٰ کا عبد تبھی بن سکتا ہے جب اس کی ہر حرکت و سکون اس درجہ خدائی احکام کے تابع ہو جائے کہ وہ عنداللہ عبادت شمار ہونے لگے۔ اس کا دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ اسلام کی پوری تصویر اس کے وجود میں نمودار ہو کر اس امر کا ثبوت بہم پہنچانے لگے کہ اس نے اپنے اعضاء اور جوارح پر اسلام کی حکمرانی کو قبول کر لیا ہے۔ جب تمام لوگ یا ان کی غالب اکثریت اپنے وجودوں پر اسلام کو اس درجہ حکمران کر لے تو پھر ان کے تمدن اور باہمی تعاون سے جو معاشرہ معرض وجود میں آئے گا وہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ ہوگا۔

اسلام کی حکمرانی کو اس درجہ اپنے وجودوں میں قبول کرنے اور اپنی ہر حرکت و سکون سے اس کا ثبوت بہم پہنچا سکنے کے لئے ضروری ہے کہ معاشرہ کے جملہ افراد یا ان کی غالب اکثریت تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو۔ یہ وہ بنیادی شرط ہے کہ جسے پورا کئے بغیر کوئی شخص بھی صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد نہیں بن سکتا یا یوں کہہ لیں کہ غالب اکثریت کے تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوئے بغیر اسلامی معاشرہ معرض وجود میں نہیں آ سکتا۔ اس بنیادی شرط کی اہمیت اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے شروع میں ہی واضح فرما دیا ہے کہ قرآنی ہدایت سے بجز متقیوں کے اور کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ (البقرہ آیت ۳)

ترجمہ:- یہی کامل کتاب ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں متقیوں کو (یہ) ہدایت دینے والی ہے۔

پھر تقویٰ کی بنیادی اہمیت اس امر سے بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ نمازیں، دعائیں، صدقات، الغرض ہر قسم کے نیک اعمال صرف ان لوگوں کے ہی قبول کرے گا جو صحیح معنوں میں متقی ہوں جیسا کہ فرمایا:-

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:- اللہ صرف متقیوں کے نیک اعمال قبول کیا کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص لاکھ نیک اعمال بجا لائے اور بظاہر اسلامی احکام پر عمل پیرا ہو اگر اس کے وہ اعمال روحِ تقویٰ سے خالی ہیں تو وہ ہرگز بھی خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول کئے جانے کے لائق نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو روحِ تقویٰ کے عام ہوئے بغیر اسلامی معاشرہ کا قیام ممکن ہی نہیں ہے۔ اسلامی احکام کی ظاہری بجا آوری کے باوجود تقویٰ کی عدم موجودگی میں اسلامی معاشرے کے قیام اور اس کی عظیم الشان برکات و ثمرات سے متمتع ہونے اور دوسروں کے سامنے اس کا دل موہ لینے والا حسین و جمیل نمونہ پیش کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لحاظ سے اسلامی معاشرے اور اسلامی نظام کے قیام میں معاشرے کے افراد کے روحِ تقویٰ سے مزین ہونے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ تقویٰ کے نتیجہ میں ہی اسلامی معاشرہ معرض وجود میں آتا اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں امن و آشتی اور خیر و برکت کا موجب بنتا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے میں سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے اور اس میں نمایاں مقام حاصل کرنے پر دیا۔ بلکہ آپ نے باذنِ الٰہی سلسلۂ بیعت کے آغاز اور قیام جماعت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ تا متقیوں کا ایک ایسا گروہ منظم کیا جائے جو اپنے اسلامی طور طریق اور حسن معاشرت، نیک چلنی اور سلامت روی کے باعث دوسروں کے لئے نمونہ اور ہدایت و رہنمائی کا کام دے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اور پھر اسلامی معاشرہ کا نہایت حسین نمونہ پیش کرنے کے ضمن میں حضور نے تقویٰ اختیار کرنے اور صحیح معنوں میں متقی بننے کی اہمیت واضح کر کے اس کی بہت پُرزور الفاظ میں تلقین فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:-

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو، اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔"

(ازالہ اوہام)

اس سے صاف عیاں ہے کہ اسلامی معاشرے اور اسلامی نظام کے قیام اور اس کی بقاء و استحکام کا تمام دار و مدار تقویٰ پر ہے۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ لوگوں کو تقویٰ کی روح سے مزین کیا جائے۔ اس کے بغیر حقیقی اسلامی معاشرہ کے قیام کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

# صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جن کو صاحبِ قلبِ سلیم کہتے ہیں ÷ رُخِ رسولؐ کو باغِ نعیم کہتے ہیں
ہے جس کا اسمِ گرامی محمدؐ و احمدؐ ÷ ہے جس کی ذات رؤف و رحیم کہتے ہیں
اُسی کو حق نے بنایا ہے رہبرِ کامل ÷ اُسی کو موردِ فضلِ عظیم کہتے ہیں
اُسی کا دین سلامت روی کا ہے ضامن ÷ اُسی کے دین کو دینِ قویم کہتے ہیں
اُسی کی عقل سے روشن ہیں حکمتوں کے چراغ ÷ اُسی کی عقل کو عقلِ سلیم کہتے ہیں
اُسی کے خُلق سے پھیلی ہیں شفقتوں کی حدود ÷ اُسی کے خُلق کو خُلقِ عظیم کہتے ہیں
اُسی کے عزم نے اُلٹی ہے ستمگری کی بساط ÷ اُسی کے عزم کو عزمِ صمیم کہتے ہیں
اُسی کے فیض سے آیا ہے مہدیٔ موعود ÷ اُسی کے فیض کو فیضِ عمیم کہتے ہیں
اُسی کا سانس حقیقت میں ہے دمِ عیسیٰؑ ÷ اُسی کے ہاتھ کو دستِ کلیمؑ کہتے ہیں
اُسی کا رُوئے مبارک ہے مطلعِ انوار ÷ اُسی کے قلب کو عرشِ عظیم کہتے ہیں

اُسی کا در ہے مبشّر درِ وصالِ خُدا
اُسی کی رہ کو رہِ مستقیم کہتے ہیں

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وحدتِ اقوامِ عالم کے مبارک دَور کا ظہور

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے ۔ مبلغ انچارج جزائر فیجی

یہ تقریر ریڈیو فیجی سے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۷ء کو پونے گیارہ بجے صبح کے پروگرام میں نشر کی گئی۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ اور مشن فیجی کی طرف سے ریڈیو فیجی کے تعاون سے جزائر فیجی کے نہایت ہی قابل احترام سننے والے احباب سے میں مخاطب ہو رہا ہوں۔ اس موقعہ پر میں سب سے پہلے ریڈیو فیجی اور حکومت فیجی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے آپ احباب سے آٹھویں بار مخاطب ہونے کا یہ موقع عطا فرمایا ہے۔

اس کے بعد میں اپنے سننے والے احباب کی خدمت میں "وحدتِ اقوامِ عالم کے مبارک دَور کے ظہور" کے موضوع پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

موجودہ دور اور زمانہ جس میں سے آپ اور ہم سب گزر رہے ہیں، ایک انقلابی دَور ہے۔ گزشتہ زمانہ کے حالات اور آج کے زمانہ کے حالات میں ایک انقلاب آچکا ہے۔ آج کا دَور وحدتِ اقوامِ عالم اور وحدتِ مذاہبِ عالم کا دَور ہے۔ اس دَور اور زمانہ کے لئے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم نے ہمیں یہ بشارت دی تھی:-

"وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ"

(سورۃ تکویر آیت ۸)

یعنی ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جبکہ دنیا کی تمام اقوام اور تمام دنیا کے ممالک کے لوگ آپس میں بہت قریب ہو جائیں گے اور ان کے درمیان فاصلے گویا ختم ہو جائیں گے۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں یہ بھی خبر دی گئی ہے:-

"وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا"

(سورۃ کہف آیت ۱۰۰)

یعنی ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ جب نفخ صور ہوگا۔ یعنی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان برگزیدہ نبی اور رسول آئے گا جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام، خادم اور امتی نبی ہوگا اس کے ذریعہ جس طرح بگل بجا کر سپاہیوں کو اکٹھا کرنے کے لئے بگل بجایا جاتا ہے اسی طرح اس مامور ربانی کے ذریعہ ساری دنیا کی اقوام اور تمام مذاہب والوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔

سامعین کرام! آج کے زمانہ کے حالات پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی پیشگوئی وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا کمال شان سے پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ پیشگوئی آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جب کی گئی تو اس زمانہ میں عرب میں اونٹ اور گھوڑے کی سواری استعمال کی جاتی تھی۔ ان سواریوں کے ذریعہ دن بھر اگر کوئی سفر کرتا تو بیس تیس یا چالیس پچاس میل ہی سفر کر سکتا تھا۔ اس زمانہ میں تمام دنیا کی اقوام اور دنیا بھر کے ممالک والوں کا آپس میں جلد اکٹھا ہونے کا کوئی شخص تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر آج کے دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دنیا کی اقوام اور ممالک Means of communications کی بے انتہا ترقی کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق آج نئی سے نئی سواریاں پیدا ہو گئی ہیں موٹروں۔ ریلوں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اسی طرح ریڈیو۔ ٹیلیفون۔ ٹیلی ویژن، وائرلیس اور Tele System کے ذریعہ ساری دنیا کی اقوام اور ممالک حیرت انگیز طور پر آپس میں اکٹھے ہو گئے ہیں آج ان ایجادات کے نتیجہ میں ہزاروں ہزار میل کے فاصلے گویا ختم ہو گئے ہیں۔ ہم اپنے گھر کے کمرہ میں بیٹھ کر ہزاروں میل دور سے "VOICE OF AMERICA" "VOICE OF AUSTRALIA" اور B.B.C سنتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی ایجاد اور مصنوعی سیارہ کی مدد سے ہزاروں میل دور پر ہونے والے مناظر اور کھیلوں کے مقابلوں کو جو ہم سے ہزاروں میل دور ہو رہے ہوتے ہیں اپنے کمروں میں بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں۔ ان تمام انکشافات جدیدہ اور تیز تر ذرائع مواصلات کے ذریعہ آج ساری دنیا کی اقوام قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق اکٹھی ہو رہی ہیں۔ ادھر اقوام عالم UNO کے ادارہ کے ذریعہ مل بیٹھ کر اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ساری دنیا میں ایک ہی نظام، ایک ہی حکومت، ایک ہی سکہ اور ایک ہی زبان اختیار کرنے کی باتیں بھی ہو رہی ہیں۔ ان تمام حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآنی پیشگوئی کے مطابق واقعی وحدتِ اقوامِ عالم اور وحدتِ مذاہبِ عالم کا دور ہے۔

## عالمی وحدت کے لئے
## موعود کل ادیان کی بعثت

اقوام عالم کی وحدت اور مذاہب عالم کی وحدت ایک ایسا عظیم اور بے نظیر کام ہے جو کسی دنیوی انسان کے ہاتھ تو ہرگز ممکن نہیں یہ کام محض خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نبی اور رسول اور عظیم مامور ربانی کے ذریعہ ہی ہو سکتا تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا کی اقوام اور ممالک والوں کے دلوں میں انفاس قدسیہ سے غیر معمولی محبت و پیار پیدا کر کے سب کو بھائی بھائی بنا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب میں اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان مامور اور رسول کے آنے کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق ہمارے قابل احترام مسیحی بھائی یسوع مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں اور وہ اپنے گرجوں میں بار بار یہ نعرہ سنتے ہیں

"Jesus christ comming soon."

ہمارے یہودی بھائی "عہد کے رسول" کے منتظر ہیں۔ پارسی بھائی "مسیحی الاخیل" موسیودر کے منتظر ہیں۔ ہمارے بدھ کے ماننے والے میتریہ بدھ ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے قابل احترام ہندو بھائی کلکی اوتار یعنی کرشن ثانی کے منتظر ہیں۔ ہمارے سکھ بھائی حضرت گورونانک جی مہاراج کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانی جامہ میں (قادیان پرگنہ بٹالہ میں) کرشن جی کی آمد کے منتظر ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی — سنی ہوں یا شیعہ بالاتفاق مسیح موعود اور مہدی معہود کے منتظر ہیں۔ ان تمام مذاہب والوں میں موعود مامور کے آنے کا وقت ایک ہی بیان کیا گیا ہے۔ اس کے آنے کے وقت کے حالات زمانہ بھی ایک جیسے بیان کئے گئے ہیں۔

پھر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آج کے وحدت اقوام عالم کے دَور میں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو تیز تر ذرائع مواصلات کے ذریعہ اکٹھا کر دیا ہے اور آج کے دور میں خود اہل دنیا کا بھی یہ تقاضا ہے کہ تمام دنیا کے مسائل کو ایک عالمی نظام کے ذریعہ حل کیا جائے۔ ایسے زمانہ میں عہد الٰہی کے مطابق وحدت اقوام عالم کا دَور ہے ایسا تو ہرگز نہیں ہوگا کہ ہر قوم اور ہر مذہب والے میں الگ الگ خدا تعالیٰ کا مامور اور خدا تعالیٰ کا مرسل اور موعود مصلح آئے بلکہ اس وحدت اقوام عالم کے دَور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی مبعوث ہوگا وہ ایک ہی مامور تمام مذاہب و اقوام عالم کے لئے موعود مصلح ہوگا۔ میں ریڈیو فیجی کے سننے والوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ وحدت اقوام عالم کے اس مبارک دَور میں تمام مذاہب عالم کی مقدس پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کا وہ عظیم الشان مامور، موعود کل ادیان ہندوستان کی سرزمین قادیان میں ظاہر ہو چکا ہے جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر بڑے زور سے ان الفاظ میں دعویٰ فرمایا ہے:-

"اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ
جس قدر نیک اور راستباز
مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی
شخص کے وجود میں ان کے نمونے
ظاہر کئے جاویں سو وہ میں ہوں"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰)

سامعین کرام! خدا تعالیٰ کے سچے مامور من اللہ جب بھی دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں مقدس کتابوں کی رو سے اور قرآن کریم کی متعدد آیات کے مطابق یہ الٰہی سنت ہے کہ ہمیشہ ماموریں کی شدید مخالفت اور تکذیب کی جاتی ہے ان سے استہزاء کیا جاتا ہے اور انہیں اور ان کی جماعتوں کو درد، دکھ اور تکلیف پہنچائی جاتی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کو اپنے دست قدرت سے کامیاب کر کے غالب کر دکھاتا ہے۔ اسی کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہود و موعود کل ادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سلوک فرمایا ہے۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائیدات، نشانات و معجزات، قبولیت دعا کے نشانوں اور بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور بکثرت امور غیبیہ سے آپ کو مشرف فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چھیاسی سال قبل آپ کی گمنامی کے زمانہ میں اپنے الہام سے خبر دی تھی کہ:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچاؤں گا۔"

اس الہام کے عین مطابق فیجی کو (جس کے TAVEUNI جزیرہ میں انٹرنیشنل ڈیٹ لائن ہونے کی وجہ سے) زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ اس جنت نظیر ملک میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تائید سے آپ کی تبلیغ کو پہنچا دیا چنانچہ فیجی کے جزیرہ TAVEUNI میں اور VANUALEVA جزیرہ میں لمباسہ، نسوا، دانگا، بالوڈہ میں اور VITI LEVU جزیرہ میں BA۔ لٹوکہ، ناندی، ناکی راکی، ناوفا اور دارالحکومت SUVA کے مقامات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں افراد کی تعداد میں آپ کے ماننے والے آپ کے جاں نثار اور فدائی احمدی مسلمان پائے جاتے ہیں۔ بائیبل، قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر ۱۸۹۴ء کو عین رمضان کے مہینے میں تیرھویں چاند کو اور اٹھائیسویں سورج کو گرہن لگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق سچے مہدی کی علامت تھی۔ اس کے علاوہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشانات ظاہر فرمائے اور ہر دن آپ کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں تاکہ دنیا کو سچے خدا، سچے رسولؐ، سچی کتاب، سچے مذہب اور اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے سچے مامور کا علم ہو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے

## اسلامی تعلیم ہی تمام اقوام عالم اور مذاہب عالم کو جمع کر سکتی ہے

سامعین کرام! تمام اقوام عالم اور مذاہب عالم کو اکٹھا کرنے کے لئے اور تمام اہل مذاہب کے دلوں میں محبت اور پیار پیدا کرنے کے لئے اور انہیں مذہبی لحاظ سے بھائی بھائی بنانے کے لئے قرآن کریم نے یہ پیاری تعلیم دی ہے:

"وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ"

ایک اور جگہ فرمایا ہے:

"وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"

یعنی ہر ایک امت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی اور رسول اور ہوشیار کرنے والے آئے اور ہر قوم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت دینے والے مبعوث ہوئے۔ قرآن کریم کی اس پیاری تعلیم کو حضرت بانی جماعت احمدیہ موعود کی ادیان نے اپنی کتابوں میں بار بار پیش فرمایا ہے اور اسی پیاری تعلیم اور عقیدہ سے ہی ساری دنیا کی اقوام اور اہل مذاہب کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ آج یہ ہمارا عقیدہ اور نظریہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی پیش کرتی ہے۔ چنانچہ ہم احمدی مسلمان قرآن کریم کی ان آیات کے مطابق دنیا بھر کے تمام سچے مذاہب کے بزرگوں اور رسولوں کو سچا مانتے ہیں اور تمام دنیا کی اقوام اور مذاہب والوں کو دعوت اتحاد دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ حضرت رامچندر جی مہاراج، حضرت کرشن جی مہاراج، حضرت مہاتما بدھ، حضرت کنفیوشس، حضرت زرتشت علیہم السلام اور دیگر انبیاء خدا تعالیٰ کے اسی طرح سچے ہادی اور بزرگ تھے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور نبی ہیں۔ یقیناً یہ تمام انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے پاک آب حیات اور روحانی پانی اور روحانی روشنی لے کر تشریف لائے تھے اور اس زمانہ میں جبکہ تمام مذاہب عالم کا پانی سمندر کے کڑوے پانی کی طرح ہو گیا تھا تو خدا تعالیٰ نے نظام ظاہری کے مطابق سمندر سے بخارات کو اڑا کر پھر سے میٹھے، صاف و شفاف اور روحانی پانی کے نازل کرنے کا سامان حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے کیا ہے جیسا کہ آپ نے خود دعویٰ فرمایا ہے:

"میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار"

(باقی)

○

# جاپان میں عید الاضحیہ کی تقریب

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

حج بیت اللہ کی لذت اور تاثیر کو عالمگیر بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا ہی پیارا انتظام قائم فرمایا ہے۔ جس وقت ارض حرم میں اکناف عالم سے آئے ہوئے حجاج کرام فریضہ حج ادا کرنے کے بعد اس کی قبولیت کے لئے مجسم دعا بنے ہوئے اپنی اپنی قربانیاں اس کے حضور پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ ساری دنیا کے مسلمان اپنی اپنی جگہوں پر روحانی اور قلبی کیفیات کے اعتبار سے اسی فدائیت کے جذبہ سے سرشار عملی طور پر اسی رنگ میں رنگین ہوتے ہوئے نہ صرف آستانہ الوہیت پر سربسجود ہو جاتے ہیں بلکہ حسب استطاعت قربانی بھی پیش کرتے ہیں۔ اہل صاحب بصیرت کے لئے یہ تصور کس قدر ایمان افروز ہے کہ خالق و مالک کے عاجز بندے۔ رنگ و نسل اور ملک و تمدن کے امتیازات سے بالاتر ہو کر۔ مقصد وحید کی خاطر روحانی اور ظاہری لحاظ سے رب العزت کے حضور جھکتے ہوئے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" کی عملی تصویر بن جاتے ہیں۔

جاپان میں حج بیت اللہ کی عاشقانہ عبادت سے تعلق رکھنے والی عالمگیر عبادت کی تقریب یعنی عید الاضحیہ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہوئی۔ عید کی تقریب مومنین کے لئے ازدیاد ایمان اور روحانی لذت کا موجب تو ہوتی ہی ہے اس موقعہ پر یہ امر بھی بہت وضاحت اور خوبی سے سامنے آیا کہ اسلام کی مقرر کردہ اجتماعی عبادات میں یہ خوبی بھی مضمر ہے کہ یہ تبلیغ اسلام کا بہت ہی عمدہ موقع ثابت ہوتی ہیں۔

جاپان میں عید الاضحیہ کی تقریب اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل و کرم کے نتیجہ میں بہت کامیاب اور مبارک ثابت ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک! اس تقریب کی مختصر کیفیت پیش خدمت ہے۔

جاپان کے موجودہ مشن ہاؤس میں زیادہ مہمانوں کے بیک وقت بیٹھنے کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ایک عمارت میں کانفرنس روم حاصل کیا گیا اور عید سے چند روز قبل سب احمدی احباب کو اطلاع دے دی گئی۔ اس کے علاوہ اس تقریب سے پورا پورا تبلیغی فائدہ اٹھانے کی غرض سے بعض غیر مسلم جاپانی احباب کو بھی اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دے دی گئی۔ عیدین کے بارہ میں دن کی تعیین چونکہ بہت پہلے ممکن نہیں ہوتی اس لئے بعض دوست خواہش کے باوجود اس مجبوری کی وجہ سے ہماری تقریب میں شامل نہ ہو سکے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب رونق ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کے علاوہ ۱۲ غیر مسلم جاپانی زیر تبلیغ مہمانوں نے اس تقریب میں شرکت کی جبکہ عید الفطر کے موقع پر ۱۰ مہمان تشریف لا سکے تھے۔ اس دفعہ آنے والے سب مہمان ایسے تھے جو پہلی دفعہ ہماری تقریب میں شمولیت کر رہے تھے۔

عید کی نماز ساڑھے دس بجے ادا کی گئی۔ نماز پڑھانے کے بعد خاکسار نے عید کی مناسبت سے خطبہ دیا۔ خطبہ عید میں سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول ہونے والا عید مبارک کا پیغام سب احباب کو سنایا۔ اس پیغام میں حضور نے عید مبارک کے علاوہ سلام اور دعا کا تحفہ ارسال فرمایا تھا۔ خطبہ عید کا ابتدائی حصہ انگریزی میں تھا اس کے بعد جاپانی زبان میں خطبہ جاری رکھتے ہوئے حج بیت اللہ کا فلسفہ، عید کی حکمت اور اسلام میں اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری پر اظہار خیال کیا۔

خطبہ عید کے بعد خاکسار نے حاضرین سمیت غلبہ اسلام کے لئے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد سب احمدی احباب نے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے ہوئے عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔ اس سارے عرصہ میں ہمارے معزز مہمان کانفرنس روم کے عقب میں کرسیوں پر تشریف فرما رہے اور سب حرکات و سکنات کو بغور دیکھتے اور نماز کے دوران کلمات اور خطبہ عید کے الفاظ کو توجہ سے سنتے رہے۔ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے لئے اسلامی عبادات دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا ان کے چہروں پر حیرت کے آثار نمایاں تھے لیکن یہ حیرت و استعجاب ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہوا کیونکہ دعا سے فارغ ہونے کے بعد جب اسی کانفرنس روم میں عید پارٹی کا اہتمام کیا گیا تو اس موقع پر ہمارے معزز مہمانوں نے وہ باتیں ایک ایک کر کے دریافت کرنی شروع کر دیں جن کی وجہ سے ان کو حیرت تھی یا جن کی وجہ اور حکمت ان کو سمجھ نہیں آ سکی تھی۔ یہی حقیقی غرض تھی جس کے لئے ان مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا کہ وہ بچشم خود اسلامی عبادات کو دیکھیں*

* اور اس کی حکمت کا علم حاصل کریں۔ چنانچہ ان کے سوالات کے جوابات میں ان سب امور کی وضاحت کرنے کا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت عمدہ موقع ملا۔ اس پارٹی کے دوران قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک سب مہمانوں سے باری باری ملنے اور فرداً فرداً بات چیت کرنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر تصاویر لی گئیں بعد میں اجتماعی تصویر لی گئی۔

عید کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ عید سے قبل خاکسار نے حج اور عید کے بارہ میں ایک مفصل مضمون انگریزی اخبار "جاپان ٹائمز" میں بھیجا تھا۔ الحمد للہ یہ مضمون ۱۸ اکتوبر کی اشاعت میں نمایاں طور پر شائع ہوا۔

احباب جماعت سے جاپان میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے دعا کی درخواست ہے

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر ۲۳۴۶۷

میں افتخار احمد بھٹی ولد محمد انشاء اللہ بھٹی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

رہائشی پلاٹ بمقام گوال منڈی راولپنڈی صدر رقبہ ۳۲×۳۰ موجودہ قیمت -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۴۴ مارک ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ افتخار احمد بھٹی ولد محمد انشاء اللہ بھٹی صاحب
گواہ شد۔ حیدر علی ظفر مبلغ انچارج جرمنی۔
گواہ شد۔ منصور احمد خاں ولد مسعود احمد خان جرمنی۔

## مسل نمبر ۲۳۴۷۰

میں خورشید بی بی زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم چہل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپے
۲۔ سلائی مشین -/۱۸۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بی بی ۲/۱ دار البرکات ربوہ
گواہ شد۔ محمد اشرف چہل کارکن دفتر وصیت (پسر موصیہ)
گواہ شد۔ نعمت اللہ ولد علی محمد صاحب مددگار کارکن دفتر وصیت۔

## مسل نمبر ۲۳۴۷۱

میں امام بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش صاحب قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت لڑکوں کی طرف سے لباس و خوراک ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امام بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش
گواہ شد۔ مظفر احمد ولد چوہدری عبد الحی مکان ۲/۹ دار الرحمت غربی ربوہ جھنگ۔
گواہ شد۔ محمد اسلم ولد محمد اشرف دار العلوم شرقی ربوہ جھنگ۔

## مسل نمبر ۲۳۴۷۲

میں نثار محمد خان ولد نذر محمد خان صاحب قوم حجانہ بلوچ۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ موروثی زرعی زمین واقع چاہ نکھے والا ۷ بیگھے مالیت -/۱۴۰۰۰ روپے
۲۔ موروثی مکان مشترکہ واقع چاہ نکھے والا مالیت -/۵۰۰۰ روپے
۳۔ ذاتی مکان ۱۱/۴ مالیت ۱½ لاکھ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ نثار محمد خان کوٹھی ۱۱/۴ دار البرکات ربوہ۔
گواہ شد۔ فضل حق قریشی گولبازار ربوہ۔
گواہ شد۔ ملک حبیب الرحمن صدر دار البرکات ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۳۴۷۳

میں نعیمہ شمیم زوجہ نثار محمد خان صاحب قوم حجانہ بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۴ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے
۲۔ زیورات طلائی وزن ۲۸ تولہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں -/۱۰ روپے ماہوار بطور ثواب کی خاطر دوں گی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نعیمہ شمیم زوجہ نثار احمد خان صاحب
گواہ شد۔ نثار محمد خان ۱۱/۴ دار البرکات ربوہ (خاوند موصیہ)۔
گواہ شد۔ ملک حبیب الرحمن صدر جماعت احمدیہ دار البرکات۔

## مسل نمبر ۲۳۴۷۴

میں ریحانہ سرور بنت نثار محمد خان صاحب قوم حجانہ بلوچ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۴ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ حسب ذیل ہے۔

ایک عدد دستی گھڑی۔
زیور طلائی کل وزن ۱½ تولہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ریحانہ سرور بنت نثار محمد خان صاحب
گواہ شد۔ نثار محمد خان (والد موصیہ) ۱۱/۴ دار البرکات ربوہ۔
گواہ شد۔ ملک حبیب الرحمن صدر جماعت احمدیہ محلہ دار البرکات ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۳۴۷۵

میں محمد عبد الباری ولد قادر بخش صاحب قوم ارائیں۔ معذور نابینا عمر ۶۵ سال۔ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن بستی نصیر آباد ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۴ کنال واقع چک ۱۵/۶۷ ضلع شیخوپورہ قیمت -/۶۰۰۰ روپے
۲۔ مکان ۵ مرلہ مالیت -/۲۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عبد الباری۔
گواہ شد۔ فضل الدین بنگوی صدر موصیان بستی نصیر آباد نزد ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ صوفی عبد الغفور ولد بابو غلام محمد صاحب وصیت ۱۴۳۸۵۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# پیشگوئی مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی

## یہ پیشگوئی اس زمانہ میں دہریت کی کچلیاں توڑنے کا ایک زبردست ہتھیار ہے

### یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسۂ عام میں علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۴ ؍ تبلیغ۔ آج صبح یہاں پر یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت، اس کے اغراض و مقاصد اور پھر اس کے پورا ہونے کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور بتایا کہ کس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور حضور کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک کی قوموں کے سعید الفطرت افراد نے اسلام قبول کر کے کتاب اللہ کی برکتوں کو حاصل کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے برکت اور فخر کا باعث قرار دیا۔

جلسہ میں ربوہ کے احباب جماعت کے علاوہ برعایت پردہ خواتین بھی شامل ہوئیں۔

یہ جلسہ ۲۴ فروری کی صبح کو ساڑھے نو بجے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں محترم مولانا ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ ایک انڈونیشین طالب علم مکرم قمر الدین صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم خواجہ صفی الدین صاحب (ابن محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

### محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کا خطاب

تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ قادیان کے آریہ سماجیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے صداقت اسلام کے لئے کسی نشان کا مطالبہ کیا تھا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوشیارپور کے مقام پر چلہ کشی اختیار فرمائی اور نہایت تضرع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور نشان نمائی کے لئے دعائیں کیں انہی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود جیسے عظیم فرزند کی بشارت دی۔ محترم مولانا صاحب نے قدرے تفصیل کے ساتھ بڑے مؤثر پیرایہ میں بتایا کہ اس پیشگوئی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود قدرتوں اور قرآن مجید، اسلام اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت کا اظہار تھا یہ پیشگوئی اس زمانہ میں دہریت کی کچلیاں توڑنے کا زبردست ہتھیار ہے کیونکہ مقررہ میعاد کے اندر عظیم الشان صفات سے متصف فرزند کی پیشگوئی کرنا اور پھر اس کا لفظ بلفظ پورا ہو جانا ہرگز کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔

آپ نے مختلف حوالہ جات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق صرف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیونکہ (۱) پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود کا حضرت مسیح موعودؑ کا حقیقی فرزند ہونا اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے مقررہ میعاد کے اندر پیدا ہونا ضروری تھا۔ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صلحائے امت نے بھی آنے والے مسیح موعود کے موعود فرزند کی بشارت دی تھی (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی حضور ہی کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا (۳) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے بھی حضور ہی کو مصلح موعود سمجھا (۴) پیشگوئی میں مصلح موعود کی جتنی بھی علامات بیان کی گئی تھیں وہ بھی آپ ہی کے وجود میں پوری ہوئیں اور اس طرح آپ کے ذریعہ ہی اس پیشگوئی کے جملہ اغراض و مقاصد بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے۔

### محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی تقریر

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے مصلح موعود کے بارہ میں اپنی ایک نظم پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے سیرت حضرت مصلح موعود کے موضوع پر اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس پیشگوئی کے الہامی الفاظ پر اگر غور کیا جائے تو اس میں مصلح موعود کی سیرت کے تمام پہلو بھی موجود ہیں مثلاً اس کا حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر ہونا، مسیحی نفس ہونا، اولوالعزم ہونا، سخت ذہین و فہیم، دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونا، اس کا نور ہونا اور خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہونا یہ سب امور مصلح موعود کی سیرت و کردار پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اور جب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت پر اور آپ کی زندگی کے حالات و واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تمام خصوصیات آپ کے وجود باجود میں بڑی شان کے ساتھ موجود تھیں محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر آپ کا عہد اور پھر عمر بھر اسے نبھانا۔ ۱۹۳۴ء کے اور پھر ۱۹۵۳ء کے واقعات۔ ربوہ کی بستی کا قیام یہ سب آپ کے اولوالعزم ہونے کے درخشندہ ثبوت ہیں۔ قرآن مجید کی بے نظیر تفسیر اور آپ کے درس القرآن اور ہر قسم کے علوم ظاہری و باطنی پر آپ کی دسترس اور ہر نازک موقع پر جماعت کی راہنمائی یہ جملہ امور آپ کی سیرت و کردار کی خصوصیات کے مظہر ہیں اور بتاتے ہیں کہ پیشگوئی کے مطابق کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان صفات عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس پاک اور مسیحی نفس وجود، اس کی آل، اس کے خاندان اور اس کی جماعت کو ہمیشہ اپنے فضلوں اور اپنی رحمتوں کا مورد بنائے رکھے۔ آمین

آخر میں صدر جلسہ محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت اور آپ کے حسن و احسان کا تذکرہ در اصل بڑی ہی ایمان افروز داستان ہے جس کا جتنا بھی ذکر کیا جائے وہ کم ہے مگر بہرحال وقت کی پابندی بھی ضروری ہے لہذا اب ہم اس دعا کے ساتھ اس جلسہ کو برخاست کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کو جیسا بنانا چاہتے تھے اور تقویٰ اور پاکیزگی کے جس بلند مقام پر کھڑا کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ویسا ہی بننے کی توفیق دے۔ آمین

ٹھیک ساڑھے دس بجے صبح اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

---

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

---

## ضروری اطلاع

بسا اوقات مختلف احباب میونسپل کمیٹی سے اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار کی پیدائش یا وفات کے سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے مناسب راہنمائی اور اعانت طلب فرماتے رہتے ہیں ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ آف ۱۹۷۵ء کے سیکشن نمبر ۶۰ کی رُو سے یہ لازم اور واجب قرار پا چکا ہے کہ ہر فرد و بشر کی پیدائش اور وفات کا حسب ضابطہ میونسپل کمیٹی میں اندراج کروایا جائے۔ لہذا ضابطہ مذکورہ کی تعمیل کے نتیجہ میں مطلوبہ سرٹیفکیٹ کے حصول میں کسی دقت یا مشکل کے پیش آنے کا قانوناً کوئی امکان نہیں ہے۔

(مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)